بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲ احسان ۱۳۴۴ ہش ۔ ۲ صفر ۱۳۸۵ھ ۔ ۲ جون ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

—● مبلغ سکنڈے نیویا مکرم کمال یوسف صاحب نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۵ء کو انگلستان سے بخیریت کوپن ہیگن پہونچ گئے ہیں۔ احباب جماعت محترم میاں صاحب موصوف کے دورہ کی کامیابی اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

—● ڈھاکہ — محترمہ صاحبزادی حمیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء کا مورخہ ۱۹ مئی کو ڈھاکہ میں اپریشن ہوا تھا جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ آپ ۹ یوم تک نرسنگ ہوم میں رہنے کے بعد گھر واپس تشریف لے آئی ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ابھی چھ ہفتہ تک مزید علاج اور مکمل آرام کی ضرورت ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے۔ آمین

—● ہمارے مشرقی پاکستان کے مربی مکرم سید اعجاز احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مشرقی پاکستان کے حالیہ قیامت خیز طوفان میں جماعت کے ایک انتہائی مخلص نوجوان مکرم پروفیسر نذیر احمد صاحب ایم۔ اے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں باریسال سے پٹوا کھلی جاتے ہوئے لاپتہ ہو گئے ہیں۔ احباب پروفیسر صاحب کی سلامتی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ آپ محترم مولوی مبارک علی صاحب آف بوگرا کے داماد ہیں ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تین شرائط کے بغیر سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی

خیالاتِ فاسدہ سے اجتناب۔ ارتکابِ معاصی پر پشیمانی۔ حصولِ حسنات کا مصمم ارادہ

"یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں بدوں اُن کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔ اِن ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں یہ ہے کہ اُن خیالاتِ فاسدہ کو دُور کر دیا جائے۔ جو ان خصائل ردیہ کے محرک ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوّری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسد اور تصوراتِ بد کو چھوڑ دے ... کیونکہ تصوّرات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور مَیں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصوّر کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بد لذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر بُرائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذّات عارضی اور چند روزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذّت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے۔ آخر ان سب لذّاتِ دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذّات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے۔ اور جس میں اوّل اقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصورات بے ہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالےٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاقِ حسنہ اور افعالِ حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا اِنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا" (ملفوظات اوّل ص ۱۳۸ تا ۱۴۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جون ۶۵ء

اِس وقت مُلک کو اتحاد کی ضرورت ہے

یہ درست ہے کہ اقوام کی ہر قسم کی ترقی کے لئے اختلاف بھی ایک ضروری عنصر ہے مگر اوّل تو اختلافی مسائل پر تبادلۂ خیالات بھی تعمیری رنگ میں ہونا چاہیئے لیکن آج جبکہ کہنا چاہیئے کہ ملک غیر معمولی خطروں کی حالت میں سے گزر رہا ہے اختلافی مسائل کو سرے سے چھیڑنا ہی سخت گناہ ہے۔ جب کوئی خاندان یہ سنتا ہے کہ خدانخواستہ ان کے کسی مشترکہ کام کو بیرونی خطرہ لاحق ہو گیا ہے مثلاً کوئی مشترکہ مکان جل رہا ہے تو کیا تمام افراد آگ بجھانے کے لئے نہیں دوڑ پڑیں گے؟ اس وقت کون بیوقوف ہے جو آگ بجھانے کی طرف دوڑنے کی بجائے یہ کہے کہ آگ تو پھر دیکھی جائے گی پہلے یہ طے کرو کہ میرا اس مکان میں کتنا حصہ ہے۔ ایک بیوقوف سے بیوقوف انسان بھی ایسی حالت میں اپنا بیگانہ بھول جائیگا اور سب کے ساتھ شامل ہو کر پہلے آگ بجھانے کے لئے تردّد کرے گا۔

پاکستان بے شک ایک ملک اور قوم ہے اور یہ دراصل ایک بڑے خاندان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں بھی بہت سے ایسے مسائل ہیں جن میں پاکستانیوں کو باہم اختلافات ہیں۔ جھگڑے ہیں۔ سیاسی بھی معاشرتی بھی اور مذہبی بھی۔ بے شک یہ جھگڑے فریقین کیلئے طے کرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مگر یہ ایک دو دن کا کام نہیں تاہم جب ایک مشترکہ خطرہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو یہ جھگڑے کوئی اہمیّت نہیں رکھتے ان کا منہ پر نہ لانا ہی اس وقت لازمی ہو سکتا ہے کیونکہ مشترکہ خطرہ کی صورت میں مشترکہ محاذ کی ضرورت فائق ہو جاتی ہے۔ اگر مکان ہی نعوذ باللہ جل کر راکھ ہو جائے تو اگر ہم نے کوئی حق حاصل بھی کر لیا یا کوئی ضمنی فتح بھی حاصل کر لی تو اس کا کیا فائدہ جب بانس ہی نہ رہا تو بانسری کس طرح بج سکتی ہے۔

اسی طرح آج جبکہ پاکستان پر غیر معمولی خطرہ کی حالت چھائی ہے ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ ہر بات سے مُنہ موڑ کر اور ہر جھگڑے کو چھوڑ کر اپنی پوری پوری توجہ پاکستان کی حفاظت اس کی سالمیّت اور اس کے دفاع کی طرف مبذول کر دے اور کسی حالت میں بھی اپنے اس فرض کو فراموش نہ کر دے اور قومی مشترکہ مفاد سے انحراف گوارہ نہ کرے۔

اِس ضمن میں صدر ایوّب کی تقریر جو آپ نے انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے ایک اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے فرمائی ہے اس کے حسبِ ذیل الفاظ قابلِ غور ہیں:۔

"پاکستان اسلام اور اسلامی قومیت کی بنیاد پر قائم ہوا تھا۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس کی تعمیر میں حصّہ لیں اور ملک میں اسلامی قومیت۔ حبّ الوطنی۔ اسلام کی محبت اور قومی جذبات کا جذبہ عام کریں کیونکہ دوسروں کی امداد کا جذبہ پیدا کئے بغیر کوئی شخص صحیح انسان نہیں بن سکتا"

(امروز ۳۱/۵/۶۵)

ضرورتِ زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شکوک کے رفع کے لئے اگر کوئی راستی اور سچی نیّت سے آوے تو ہم اسے سمجھا سکتے ہیں اور اب تو ایسا زمانہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ایک معلّم کی طرح سمجھا رہا ہے یہ اسکی عادت میں داخل ہے کہ جب دنیا میں گناہ اور بے ایمانی بڑھ جاوے اور ردّی اخلاق اور ردّی عادات ترقی پکڑ جاویں تو ایک شخص کو اصلاح کیلئے مامور کرے۔ اسلام اس وقت دو آفتوں کے ماتحت ہے۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی اندرونی خود علماؤں کا اختلاف اور مسلمانوں کا دنیا کی طرف میلان اور بیرونی وہ آفت جو عیسائیت کی وجہ سے ہے۔ پس کیا ابھی تمہارے نزدیک مہدی اور مسیح کی ضرورت نہ تھی؟"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۳)

متفرقات

جماعت کی روح و رواں ہے خلافت + جماعت ہے جسم اور جاں ہے خلافت
نبوّت نے کی ہے جہاں تخم ریزی + وہی جنّتِ گلفشاں ہے خلافت

دیں ہاتھ سے گنوا لیا دنیا کو پا لیا
نادان دل میں سوچ دیا کیا ہے کیا لیا
دیکھا تو کائنات بھی لپٹی ہوئی ہے ساتھ
جب کائنات چھوڑ کے ہم نے خدا لیا
لپکا گناہ دیکھ کے جب شعلۂ جحیم
دامانِ مغفرت نے مجھے جھٹ چھپا لیا

کیا پوچھتا ہے اجنبی کیا ہم نے کیا ہے + جو ہم نے جلایا ہے محبّت کا دیا ہے
ہم مُردہ تھے بے جان تھے بے رُوح تھے ہم میں + پھر آ کے مسیحا نے نفس پھونک دیا ہے
ہم اُٹھے ہیں ایمان کی تجدید کی خاطر + اللہ نے پھر ہم سے نیا عہد لیا ہے
سرشار ہوئے جس سے محمدؐ کے صحابہؓ + ہم نے اسی خمخانہ سے اِک گھونٹ پیا ہے
یہ رازِ مسیحائی ہے تو تو یہ سمجھ لے
وہ زندۂ جاوید ہے جو مر کے جیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبطی اناجیل میں حضرت مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات

انجیل صدق کا انکشاف

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

گزشتہ مضمون میں بالائی مصر کے آثار سے نکلنے والی "انجیل مریم" کا ہم تعارف کروا چکے ہیں۔ آج ہم ایک دوسری قبطی انجیل سے احباب کو متعارف کرتے ہیں۔ جس کا نام "انجیل صدق" ہے۔ یہ انجیل دوسری صدی میں لکھی گئی ــــ ترون اولے کے آبائے کلیسا اریسے نیس اور طرطولین لکھتے ہیں کہ باطنی فرقہ کے ارکین جو کہ ایک عیسائی عالم ولنٹی نیس کے پیروکار ہیں ان کے ہاں یہ انجیل مروج ہے۔

اناجیل اربعہ کی طرح یہ کوئی ایسی انجیل نہیں کہ اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات اور ان کے کلمات درج ہوں۔ بلکہ اس میں عیسائیت اور مسئلہ نجات کو باطنی نکتہ نظر سے پیش کیا گیا۔ چرچ نے اس انجیل کو رد کر دیا۔ پھر یہ ایسی ناپید ہوئی کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔

۱۹۴۵ء میں بالائی مصر کے علاقہ ناج حمادی کے قریب کسان اپنے کھیتوں کے لئے کھاد جمع کر رہے تھے۔ ایک قدیم خانقاہ کے کھنڈرات ان کے قدموں کے نیچے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک پرانی قبر ہیں جو کہ چونے کی چٹانوں میں کھود کر بنائی گئی تھی ایک مٹی کا برتن مدفون ہے اس مٹکے کو کھولا گیا، تو اس میں سے ۴۹ قبطی صحیفے تیرہ جلدوں میں مجلد ملے انہی صحائف میں "انجیل صدق" بھی شامل ہے ان صحائف کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں حضرت مسیح کی واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی اور تعلیمات کو پیش کیا گیا۔ باطنی فرقہ میں دو قسم کے لوگ تھے۔ بعض تو یہ سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا لیکن وہ فوت نہیں ہوئے۔ ان کو دوبارہ زندگی دی گئی۔ بعض سمجھتے تھے کہ وہ فوت ہو گئے۔ جلالی لباس میں زندہ ہو گئے ایسی حالت میں وہ حواریوں کے ساتھ رہے۔ پھر وہ گم شدہ امت کی تلاش میں ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(۱) قبطی اناجیل میں سب سے اہم صحیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ۱۱۴ اقوال پر مشتمل ہے۔ جسے انجیل توما کا نام دیا گیا۔ اس انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے بھائی یعقوب کو امیر مقرر کر کے خود حواریوں سے رخصت ہو کر کہیں دور چلے گئے۔

(۲) دوسرا صحیفہ انجیل فلپ کے نام سے ملا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ کہنا ایک بنیادی غلطی ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ ہاں ان کو دوبارہ زندگی ملی۔ مریم مگدلینی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح کی رفیقۂ حیات تھیں۔ پھر لکھا ہے۔ تین مریم نامی خواتین ہمہ وقت زندگی کے سفر میں حضرت مسیح کے ساتھ رہیں:

(۱) مریم صدیقہ والدہ یسوع

(۲) مریم مگدلینی یسوع کی رفیقۂ حیات

(۳) مریم یسوع کی خالہ (انجیل فلپ ص ۳۵، ص ۴۹)

(۳) تیسرا صحیفہ "یعقوب حواری کی مخفی روایات" کے نام سے پایا گیا۔ اس میں لکھا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو جب دوبارہ زندگی ملی تو وہ ۵۵۰ دن یعنی اٹھارہ ماہ تک حواریوں کے ساتھ رہے۔ ان کی تعلیم و تربیت میں شب و روز کوشاں رہے۔ یعقوب اور پطرس کو خاص طور پر آئندہ ذمہ داریوں کے لئے آپ نے تیار کیا۔ اور ان کو روحانی اسرار اور باطنی تعلیمات سے شناسا کیا۔

(تھیالوجی آف دی گاسپل آف تھامس ص ۱۰۲)

(۴) چوتھا صحیفہ "انجیل صدق" ہے۔ جس کے متعلق دوسری صدی میں" اریسے نیس" نے لکھا ہے۔ کہ اسے ولنٹی نیس" کے پیروکار اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ولنٹی نیس ایک بہت بڑا صوفی تھا۔ عیسائی عالم تھا۔ اریسے نیس لکھتا ہے۔ کہ وہ یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت مسیح کا مشن اور ان کی مقدس تعلیمات واقعہ صلیب کے بعد ختم نہیں ہو گئیں۔ بلکہ وہ ایک صلیبی حادثہ کے بعد بھی ایک نیا جسم پا کر حواریوں کے ساتھ رہے وہ اٹھارہ ماہ تک حواریوں کی تربیت کرتے رہے۔ اس دور کی تعلیمات اور مکاشفات کے متعلق ولنٹی نیس کہتا ہے کہ وہ باطنی فرقہ کے صحائف میں محفوظ ہیں۔ (کتاب مذکور ص ۱۰۲)

(۵) انجیل صدق باطنی فرقہ کی انجیل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مر گئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے انہیں دوبارہ زندگی دے دی۔ اور ایک نیا جسم ان کو مل گیا۔ جس میں وہ گم شدہ امت کی تلاش کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس انجیل کے پس منظر میں قرن اول کے ایک سریانی صحیفہ کا سراغ بھی ملتا ہے۔ اس صحیفہ میں ابتدائی عیسائیوں کی مناجات اور ان کے گیت درج ہیں۔ ان سریانی نظموں میں حضرت مسیح علیہ السلام کا کلام (یا ان کے کلام کا ترجمہ) بھی شامل ہے۔ انجیل صدق میں سریانی صحیفہ کے حوالے ملتے ہیں۔ سریانی صحیفہ آثار سے مل چکا ہے، اس کا نام "غزلات سلیمان" ہے۔

سریانی صحیفہ میں جو نظمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں۔ ان کا عنوان یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے موت کے منہ سے نکال لیا۔ میں نے دوبارہ زندگی پائی۔ میں ان لوگوں کے پاس پہنچا جو کہ منتشر ہیں۔ وہ میرے اردگرد جمع ہو گئے۔ جو لوگ میری موت کے خواہاں تھے وہ خائب و خاسر ہوئے۔

(غزل ۵، ۱۱، ۱۷، ۲۸، ۴۲)

(۶) قبطی صحائف کے اس مختصر تعارف کے بعد انجیل صدق کے مندرجہ ذیل حوالے قابل غور ہیں۔ یہ انجیل ناج حمادی میں شامل ہے۔

۱۔ یسوع کی معرفت اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو منور کیا جو کہ غفلت کی وجہ سے تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے، اس نے ان کو روشن کیا۔ اور انہیں وہ راستہ دکھایا جو کہ اس سچائی پر مبنی تھا جس کی اس نے انہیں تعلیم دی۔ اس وجہ سے باطل یسوع کے خلاف ہو گیا۔ پس اس نے اسے نشانہ ستم بنایا، باطل کو یسوع کے ہاتھوں نہایت درجہ تکلیف پہونچی۔ پس اس نے یسوع کو کچل کر رکھ دیا۔ وہ صلیب پر میخوں کے ذریعہ جکڑا گیا۔ وہ خدا تے باپ کی حکمت کا پھل بن گیا۔

(ب) (انجیل) وہ کتاب ہے۔ جس کا حصول کسی کے لئے ممکن نہ تھا۔ کیونکہ یہ کتاب اس کے لئے مخصوص تھی۔ جس نے اسے پا کر قتل ہو جانا تھا۔ اسی وجہ سے صابر اور وفادار یسوع نے اپنی تکالیف اور مصائب پر صبر جمیل کا نمونہ دکھایا۔ یہاں تک کہ اس نے اسی کتاب کو پا لیا۔ کیونکہ اس نے یہ جان لیا تھا کہ اس کی موت بہتوں کی زندگی کا باعث ہو گی۔ اس نے اس کتاب کو اپنا لیا۔ اسے حوالہ صلیب کر دیا گیا۔ اور اس کے جسم پر کیل ٹھونکے گئے۔ دیکھو یہ کتنی اعلےٰ تعلیم ہے۔ اس نے خود کو موت کے حوالہ کر کے فرو تر کر دیا۔ لیکن ہمیشہ کی زندگی کا جامہ اسے پہنا دیا گیا۔ اس نے ناپائدار لباس اتار پھینکا۔ اور ایسا لباس زیب تن کر لیا۔ جو کہ خراب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی اسے اس سے چھین سکتا ہے۔ جونہی وہ اس کے سنسان علاقوں میں داخل ہوکر وہ ان لوگوں کے سامنے سے گذرا جو کہ خواب غفلت میں مدہوش تھے۔ وہ ان کے لئے علم و حکمت اور کمال کا باعث بن گیا۔ وہ ان چیزوں کو پیش کرتا تھا جو کہ باپ کے دل سے متعلق تھیں ..... اس نے بہت سے لوگوں کو گمراہی سے بچا لیا۔ وہ ان جگہوں پر گیا۔ جہاں وہ رہائش پذیر تھے۔

۳۔ روح نہایت سرعت سے اس کی مدد کو دوڑتی ہوئی آئی۔ اس نے اسے اٹھا کھڑا کیا۔ وہ شخص جو زمین پر بے حرکت چت لیٹا ہوا تھا۔ اسے روح نے اپنے ہاتھ کا سہارا دے کر پاؤں پر سیدھا کھڑا کر دیا۔ کیونکہ وہ ابھی تک کھڑا نہیں ہوا تھا۔ روح نے مومنین کو خداوند باپ کی معرفت کے ذرائع اور بیٹے کے مکاشفہ کا علم بخشا اور جب انہوں نے روح کو دیکھا اور اسے سنا تو اس نے انہیں اللہ تعالےٰ کے پیارے فرزند کو چکھنے سونگھنے اور پکڑنے کی توفیق عطا کی۔

پس یسوع ظاہر ہوا اس نے اللہ تعالےٰ کی لامحدود ذات کا عرفان لوگوں کو بخشا اس نے وصیت کرتے ہوئے لوگوں میں زندگی کی روح پھونک دی۔ بہت سے لوگوں نے روشنی حاصل کی۔ اور اس کی طرف

رجوع پذیر ہو گئے لیکن مادی انسانوں نے بے رخی دکھائی۔ اس کے ظہور کو نہ سمجھا۔ اور اسے تسلیم نہ کیا۔ کیونکہ وہ گوشت پوست کے جسم کے ساتھ آیا تھا۔ اور کوئی چیز بھی اس کے راستہ میں حائل نہ ہوئی۔ وہ ایک ایسے راستہ پر گامزن تھا جس سے کوئی انسان بھٹکتا نہیں۔ اور اس کا سفر جاری رہتا ہے۔ اس نے نئی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے دل کے منشاء کو دنیا پر منکشف کیا۔ نور اس کے منہ سے بولا۔ اس کی آواز زندگی کا پیغام تھی۔ اس نے لوگوں کو فکر و تدبر، علم و حکمت، رحم، نجات، اور استقلال کی روح عطا کی جو کہ خداوند باپ کی ابدیت کی حامل اور اس کی مٹھاس اور حلاوت سے معمور تھی وہ بھٹکی ہوئی دنیا کے لئے صراطِ مستقیم بن گیا۔ اور ان کے لئے پیکر حکمت جو کہ نا آشنائے علم تھے۔ متلاشیانِ حق کے لئے انکشاف مجسم، خوف سے لرزہ براندام لوگوں کے لئے ڈھارس اور تسلی اور گندگی میں ملوث لوگوں کے لئے پاکیزگی کا نمونہ بن گیا۔

وہ ایک ایسا چوپان تھا جس نے اپنی ننانوے بھیڑوں کو جو کہ موجود تھیں۔ اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ اور ایک ایسی بھیڑ کی تلاش میں روانہ ہو گیا جو کہ گم شدہ تھی وہ بہت خوش ہوا۔ جب اس نے اسے پا لیا۔ کیونکہ ننانوے کا عدد بائیں ہاتھ سے عبارت ہے۔ جب اس نے ایک کو پا لیا۔ تو یہ سارا عدد دائیں ہاتھ سے وابستہ ہو گیا۔ اس طرح سو کا مکمل عدد خداوند باپ کا مظہر بن گیا۔ اس نے اپنی اس گم شدہ بھیڑ کی تلاش کے لئے جو کہ گڑھے میں گری ہوئی تھی سبت کے دن بھی کام کیا۔ اس نے اس بھیڑ کو گڑھے سے نکال لیا۔ اور اس کی جان بچالی وہ اپنے پودوں کو بخوبی جانتا ہے کیونکہ اس نے اپنے ہاتھوں سے انہیں اپنے فردوس میں لگایا۔ اور اس کی جنت وہ ہے جو اس کے لئے امن اور قرار کی جگہ ہے۔“

گویا یہ عبارت استعارات سے پُر ہے۔ لیکن اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ زندگی، گم شدہ اسرائیلی امت کی تلاش اور ہجرت کا ذکر موجود ہے۔ آسمان پر جانے کا اشارہ تک نہیں ملتا۔

انجیل فلپ کا مرتب کرنے والا تو یہ عقیدہ پیش کرتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ ہاں وہ زندہ ضرور ہوئے۔ آپ نے دوبارہ زندگی پائی

یہ باطنی فرقہ کا ابتدائی عقیدہ تھا۔ یہی عقیدہ سریانی صحیفہ میں پیش کیا گیا۔ انجیل صدق کے مرتبین نے یہ عقیدہ پیش کیا کہ یسوع فوت ہو گئے تھے۔ آپ کو دوبارہ زندگی دی گئی۔ اور ایک نیا جسم عطا ہوا جس میں آپ حواریوں سے ملے۔ اور گم کردہ بھیڑ کی تلاش میں آپ روانہ ہوئے۔ بایں ہمہ قرونِ اولےٰ کے یہ دونوں مکتب فکر اس امر پر متفق ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی زمین پر اپنے مشن کی تکمیل کے لئے جادہ پیما رہے۔ آسمان پر جانے کے وہ قائل نہیں تھے۔ اس کے بعد باطنی فرقہ کا جو لٹریچر مرتب ہوا اس میں آسمان پر جانے کا ذکر ہمیں ملتا ہے۔ مثلاً پانچویں صدی کی کتابوں،

پس تس صوفیہ یا حکمت یسوع میں ذکر ہے کہ آپ صلیب پر مر گئے۔ پھر زندہ ہو گئے اور آسمان پر چلے گئے۔ آسمان سے واپس آئے اور حواریوں کے ساتھ بارہ سال تک رہے۔

ظاہر ہے کہ یہ عقائد بعد کی اختراع ہیں ابتدائی اور حقیقی عقیدہ وہی ہے جو جو انجیل فلپ اور سریانی صحیفہ میں پیش کیا گیا۔

اب مجھے یہ بتانا ہے کہ انجیل صدق نے حضرت مسیح کے ۱۱۴ اقوال یعنی انجیل توما اور سریانی صحیفہ سے استفادہ کیا ہے ان کے مندرجات سے صحیح یا غلط نتائج اخذ کئے ہیں۔

ناج حمادی کی انجیل توما میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح چوپان بن کر آئے۔ ان کی ایک بہت بڑی بھیڑ تھی جو کہ گم تھی انہوں نے باقی بھیڑوں کو چھوڑا اور اس بھیڑ کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ سخت محنت اور مشقت اٹھا کر جب آپ نے اسے تلاش کر لیا۔ تو آپ نے اس سے کہا۔

”میں تم سے ننانوے بھیڑوں سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔“

(صدق ۱۰۷)

یہ مثال انجیل صدق میں دی گئی ہے۔ سریانی صحیفہ میں لکھا ہے کہ آسمان سے ایک کتاب نازل ہوئی دنیا میں سے کوئی شخص اسے حاصل نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک فرستادہ اس کا حامل ہوا۔ پھر لکھا ہے کہ حضرت مسیح اور ان کے منتشر گلہ کے افراد ایک ایسی جنت میں بسائے گئے جس میں ان کے لئے امن و قرار مہیا تھا۔ یہ حوالے بھی انجیل صدق میں موجود ہیں۔

ناج حمادی کی روایات یعقوب میں ہے کہ حضرت مسیح جی اٹھنے کے بعد ۵۵۰ دن یعنی ۱۸ ماہ تک حواریوں کے ساتھ برسرِ عمل اور ان کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہے۔

انجیل صدق میں بھی صلیب کے بعد حضرت مسیح کی موجودگی اور گم شدہ امت کی تلاش کا ذکر ہے۔

الغرض قبطی اناجیل، صحائفِ قمران اور سریانی مناجات ایک عظیم الشان خزانہ ہے جو کہ سینکڑوں سال تک زمین نے اپنے سینہ میں چھپائے رکھا اور کاسر الصلیب کے زمانہ میں ان آثار کو اُگل دیا۔ یہ صحائف کسر صلیب کا ایک زندہ ثبوت ہیں۔

کتابیات

۱۔ انجیل توما سنہ ۱۹۵۹ء میں The Gospel according to Thomas کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ انجیل فلپ سنہ ۱۹۶۳ء میں نیویارک میں The Gospel of Philip کے نام سے شائع ہوئی۔ اس کے مترجم ایم آر ولسن ہیں۔

۳۔ روایات یعقوب نامی صحیفہ اشاعت کے لئے تیار ہے۔ اس کے حوالے برٹ گارٹنر نے اپنی کتاب The Theology of the Gospel of Thomas میں دئے ہیں۔

(ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۳)

۴۔ ”انجیل صدق“ کا ترجمہ آر ایم گرانٹ کی کتاب میں شائع ہوا ہے۔ کتاب کا نام Gnosticism ہے۔

۵۔ سریانی صحیفہ سنہ ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا اس میں ۴۲ غزلیں ہیں جن میں سے بیشتر حضرت مسیح کی طرف منسوب ہیں یہ صحیفہ پہلی یا دوسری صدی میں مرتب ہوا۔ نیویارک سے شائع ہونے والی کتاب The Last Books of The Bible میں اس صحیفہ کا ترجمہ شامل ہے۔

تصحیح

گزشتہ مضمون میں انجیل مریم کے متعلق غلطی سے یہ لکھا گیا کہ اس کے نسخے ناج حمادی صحائف میں شامل ہیں دراصل یہ انجیل بالائی مصر کے مقام اخمیم سے ملی ہے۔ ناج حمادی صحائف میں انجیل مریم شامل نہیں۔ اس فروگزاشت کے لئے قارئین الفضل سے معذرت خواہ ہوں۔

(عبد القادر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضلِ عمر ہسپتال کی عمارت کا ایک ضروری حصہ یعنی اپریشن وارڈ قابلِ تعمیر ہے جس کی تعمیر فوری ہونی ہے کیونکہ اس کے بغیر ہسپتال میں اپریشن نہیں ہو سکتے۔ جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپریشن وارڈ کی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے ہسپتال کی موجودہ عمارت کی تعمیر ہو سکی ہے اور اب جو حصہ قابلِ تعمیر باقی ہے وہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور دوستوں کے تعاون سے ہی مکمل ہو سکے گا۔ پس دوست اس نیک کام کی طرف ضرور توجہ دیں اور عطایا کی رقوم جلد از جلد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں امانت فضل عمر ہسپتال کی مد تعمیر میں ارسال فرمادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

غیر مسلم حکومتوں کے ماتحت بسنے والے مسلمانوں کے لئے اسلامی حکم

جلالۃ الملک شاہ فیصل کی حج کے موقعہ پر تقریر

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

مکہ شریف سے مشہور اخبار ام القریٰ کا تازہ پرچہ موصول ہوا ہے۔ اس میں حج کے موقعہ پر رابطۂ عالم اسلامی کے سالانہ اجتماعات کی مفصل رپورٹ ہے۔ اس اجتماع میں قریباً ساٹھ اسلامی ممالک اور اہم مجالس کے نمائندوں نے شرکت کی۔ بہت بارونق اجتماع تھا۔ اس میں افتتاحی تقریر جلالۃ الملک شاہ فیصل نے فرمائی۔ یہ تقریر بہت اہم تقریر ہے۔ اس تقریر میں آپ نے مسلمانانِ عالم کو اپنے دینی فرائض و اجبات کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ آپ کی تقریر کا ایک اہم ترین اقتباس درج ذیل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:-

”ان المسلمین ایھا الاخوۃ یتشکلون فئتین، فئۃ تحکم نفسھا بنفسھا وھؤلاء یجب علیھم ان یحکموا کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وان یقوموا بما ھو مفروض علیھم فی اصلاح شؤن المسلمین سواء فی بلادھم او فی البلاد الاخری۔ اما الفئۃ الثانیۃ فھی الاقلیات فی البلاد الاخری فھؤلاء علیھم ان یقوموا بما یجب علیھم من خدمۃ دینھم واتباع ما امر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ونحن لا ندعو ھؤلاء الاخوان ان یثوروا فی وجہ دولھم وان یقوموا بما ھو خارج عن النظام ولکن ان یحکموا کتاب اللہ وسنۃ رسولہ فیما بینھم وفی نیاتھم وعقائدھم وان یسالموا من سالمھم وان لا یکونوا عنصراً ھداما او مخرباً“

ترجمہ:- اے بھائیو! مسلمانوں کے اس وقت دو گروہ ہیں (۱) پہلا گروہ وہ ہے جو آزاد مسلمان ہیں اور اپنے اوپر خود ہی حکمران ہیں۔ ان مسلمانوں پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسولِ پاکؐ کی سنّت کے مطابق حکومت چلائیں۔ اور اپنے ملک اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی حالت کی اصلاح کے بارے میں ان پر جو فرض عائد ہوتا ہے اسے پوری طرح بجا لائیں۔

(۲) ہاں دوسرا گروہ وہ مسلمانوں کی وہ اقلیتیں ہیں جو دوسرے ممالک میں ہیں (یعنی غیر مسلموں کے ماتحت ہیں) ان پر فرض ہے کہ واجبی حد تک اپنے دین کی خدمت کریں اور اللہ تعالیٰ کے اوامر کی پیروی کرتے رہیں۔ ہم ان بھائیوں کو ہرگز یہ دعوت نہیں دیتے کہ وہ اپنی حکومتوں کے خلاف بغاوت کریں اور نظام کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں البتہ انہیں اپنے معاملات اپنی نیتوں اور عقائد کی حد تک کتاب اللہ اور سنت الرسول کو ہی حَکَم قرار دینا چاہیئے۔ ان کا فرض ہے کہ جو غیر مسلم حکمران ان سے صلح سے رہتے ہیں یہ بھی ان سے صلح سے رہیں اور اپنے ملک کے اندر کسی قسم کے تخریبی یا تباہ کن عنصر نہ بنیں۔“

(ام القریٰ مکۃ المکرمہ ۲۳ اپریل ۶۵ء)

جناب شاہ فیصل کی تقریر کے اس حصہ کا خلاصہ بھارت کے روزنامہ ”ساتھی“ پٹنہ نے زیر عنوان ”مسلم اکثریت اور اقلیت“ برقیات کی بناء پر حسب ذیل الفاظ میں شائع کیا ہے:-

”جلالۃ الملک نے ان ملکوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور ان ملکوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں فرق کیا۔ انہوں نے مسلم اکثریت والے ممالک پر زور دیا کہ وہ ایسے آئین بنائیں جن کی بنیاد کتاب و سنت پر ہو۔ اور جن ممالک میں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کو مشورہ دیا گیا کہ وہ ایک سچّے مسلمان کی زندگی بسر کریں اور حکومتِ وقت کے خلاف بغاوت نہ کریں اور پُرامن زندگی گزاریں جو اسلام کی تعلیم ہے۔“

(روزنامہ ساتھی پٹنہ بھارت ۲۳ اپریل ۶۵ء صہ ۳)

جناب شاہ فیصل کی یہ تقریر مسلمانانِ عالم کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ عام طور پر جاہل علماء نے عوام کو گمراہ کر رکھا ہے ”کہ اگر کبھی مسلمان اقلیت کو غیر مسلم حکمرانوں کے ماتحت زندگی بسر کرنی پڑے تو انہیں بغاوت کرنی ضروری ہے اور پُر امن زندگی نہیں گزارنی چاہیئے۔ علماء کی یہ تلقین اسلام کے خلاف تھی جیسا کہ شاہ فیصل نے کھول کر بتا دیا ہے مگر یہ علماء اس بناء پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اشتعال پھیلاتے رہے ہیں کہ آپؑ ایک غیر مسلم حکومت کے خلاف بغاوت سے روکتے تھے اور مسلمانوں کو دین پر قائم رہتے ہوئے پُرامن زندگی بسر کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام عالمگیر دین ہے مسلمانوں پر دونوں قسم کے حالات آسکتے ہیں۔ کہیں وہ اکثریت میں ہوں گے اور کہیں اقلیت میں۔ پس اسلام میں دونوں حالتوں کے لئے احکام موجود ہیں۔ حکومتِ برطانیہ کے وقت متحدہ ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں تھے ان کے لئے اسلام کی یہی تعلیم تھی کہ وہ اپنے حکمرانوں سے صلح سے رہیں اور بغاوت نہ کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد عین مطابق تعلیم اسلام تھا۔ علماء کی مخالفت ان کی جہالت پر مبنی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ جناب شاہ فیصل نے تمام عالم اسلام کے نمائندوں کے سامنے خاص مکہ معظمہ میں اسلام کی اسی تعلیم کا اعلان کیا جس کا اعلان پون صدی سے سلسلہ احمدیہ کر رہا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

محترم الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

یہ خبر جماعت میں نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ سُنی جائے گی کہ سلسلہ عالیہ کے ایک مخلص عالم اور دیرینہ خادم الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری مورخہ ۲۰ مئی ۶۵ء کو حیدر آباد میں وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے قادیان میں مولوی فاضل اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی اور یہاں سے واپس یادگیر جانے کے بعد انہوں نے وکالت کا امتحان پاس کیا تھا۔ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ یادگیری نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازا تھا اپنے خرچ پر پچاس کے قریب طالب علموں کو قادیان میں دینی تعلیم دلوائی۔ جس سے ان کی غرض یہ تھی کہ یہ سارے نوجوان دینی تعلیم حاصل کر کے دکن کے علاقہ میں خدمتِ دین کا کام کر سکیں اور جماعتِ احمدیہ یادگیر کی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں کو پورا کر سکیں انہی میں سے ایک مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل بھی تھے جو ۱۹۲۳ء میں حصولِ تعلیم کے لئے قادیان آئے اور یہاں سے تعلیم مکمل کر کے واپس گئے اور پھر اپنے وطن میں ہی وکالت کا امتحان پاس کیا اور یادگیر میں ہی پریکٹس کرتے رہے۔

مرکزِ سلسلہ میں تعلیم و تربیت پانے کی وجہ سے مرحوم کے اندر خدمتِ دین کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ مقامی طور پر اور اپنے علاقہ میں آنریری طور پر تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے اس سلسلہ میں انہوں نے کئی تبلیغی پمفلٹ اور چارٹ تیار کئے تھے جن میں سے جماعتِ احمدیہ کے سنین وار واقعات وغیرہ چارٹ بہت عمدہ اور مفید ہیں۔ علاوہ ازیں مولوی صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چالیس سالہ خطبات کا ایک انڈیکس تیار کیا تھا جو حقیقتاً بڑی محنت کا کام تھا اور حوالہ تلاش کرنے کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔ جنوبی ہند کے جلسوں اور دوروں کے وفود میں بھی شرکت کیا کرتے تھے اور خدا کے فضل سے مؤثر تقریریں کرتے تھے۔ مرحوم ایک لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر اور دل کے مریض تھے اور ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت حیدر آباد میں ہی علاج کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ مرحوم کی وفات سے جماعتِ احمدیہ یادگیر کو ایک اور بڑا صدمہ اور نقصان پہنچا ہے۔ ہمیں اس صدمہ میں جماعتِ احمدیہ یادگیر و حیدر آباد سے بالعموم اور خاندان حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کے تمام افراد سے بالخصوص ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے +

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

میرے لڑکے عزیزم ہدایت حسین اقبال کی وفات پر بہت سے عزیزوں اور دوستوں کے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کی بلندی درجات اور میرے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(شوکت حسین حیدر آباد)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

وعدہ جات تحریک ۳۱۳ برائے تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

خدام الاحمدیہ کے ہال کیلئے خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ تحریک کی تھی کہ جماعت کے ۳۱۳ احباب کم از کم ۳۱۳ روپے دے کر اس کارخیر میں حصہ لیں جو ان کے لئے بطور صدقہ جاریہ اور آنے والی نسلوں کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ جماعت کے مخیر اور مخلص احباب نے اس طرف توجہ دی ہے جتنے وعدے اب تک موصول ہوئے ہیں ان کی فہرست چھپوائی جا رہی ہے اگر کسی بھائی نے وعدہ بھجوایا ہو لیکن شامل نہ ہو سکا ہو تو وہ اطلاع دیں۔

قائدین اضلاع و مقامی سے درخواست ہے کہ وہ وعدہ جات کے حصول کے لئے اہتمام کوشش کریں تا جلد از جلد مطلوبہ تعداد مکمل ہو جائے جماعت احمدیہ کے مخلص بلند ہمت نوجوانوں کے لئے یہ کام خدا کے فضل اور توفیق سے کچھ بھی مشکل نہیں ہونا چاہیئے جزاکم اللہ

نمبر شمار	وعدہ کنندگان	
۵۷	مکرم رشید احمد صاحب رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ	۳۱۳
۵۸	" غلام احمد صاحب " "	۳۱۳
۵۹	" ملک مبارک صاحب کراچی	۳۱۳
۶۰	" حبیب اللہ صاحب بٹ کراچی	۳۱۳
۶۱	" سلطان احمد صاحب طاہر "	۳۱۳
۶۲	" چوہدری غلام احمد صاحب "	۳۱۳
۶۳	" رشید احمد صاحب محمود "	۳۱۳
۶۴	" مسعود احمد صاحب خورشید "	۳۱۳
۶۵	" شیخ مظہر سلیم صاحب "	۳۱۳
۶۶	" نعیم احمد خان صاحب "	۳۱۳
۶۷	" مولوی صدر الدین صاحب ٹھوکر "	۳۱۳
۶۸	" ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاملی "	۳۱۳
۶۹	" میاں عبد السمیع صاحب سرگودھا	۳۱۳
۷۰	" ڈاکٹر محمد جی صاحب کوئٹہ	۳۱۳
۷۱	مکرم غلام احمد صاحب امیر جماعت وزیرآباد	۳۱۳
۷۲	" ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب "	۳۱۳
۷۳	" ڈاکٹر منور احمد صاحب نیو جرسی امریکہ	۱۰۰ ڈالر
۷۴	" حمید اللہ صاحب لاڑکانہ	۳۱۳
۷۵	" سردار بشیر احمد صاحب ٹی۔ ای۔ ایکس حافظ آباد	۳۱۳
۷۶	" پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۳۱۳
۷۷	" پروفیسر محمد شریف صاحب " "	۳۱۳
۷۸	" چوہدری نعمت علی صاحب S.D.O کنڈیاں	۳۱۳
۷۹	مکرمہ امتہ المجید صاحبہ از طرف والد صاحب شیخ فضل کریم صاحب مرحوم لائل پور	۳۱۳
۸۰	مکرم غلام مصطفیٰ احمد صاحب کروونڈی	۳۱۳
۸۱	" ظفر احمد صاحب حسنی چک ۱۲۱ گوگھووال ضلع لائل پور	۳۱۳
۸۲	" چوہدری محمد اشرف صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹا پور ضلع لاہور	۳۱۳
۸۳	مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد باغبانپورہ لاہور	۳۱۳
۸۴	" چوہدری محمود احمد صاحب M.S.C گنج مغلپورہ لاہور	۳۱۳
۸۵	" ارشد علی خاں صاحب نیشنل بنک مظفر گڑھ	۳۱۳
۸۶	" عبد اللطیف خاں صاحب لطیف کارپوریشن راولپنڈی	۳۱۳
۸۷	" ڈاکٹر رشید احمد خاں صاحب پشاور	۲۵۰
۸۸	" ڈاکٹر منظور احمد صاحب بازید خیل ضلع پشاور	۳۱۳
۸۹	" حکیم فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور	۳۱۳
۹۰	" ڈاکٹر منیر احمد خاں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پبی ضلع پشاور	۳۱۳
۹۱	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ باڑہ چنار ضلع کوہاٹ	۳۱۳
۹۲	" ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ہیڈ لیکل آفیسر بالاکوٹ ضلع ہزارہ	۳۱۳
۹۳	مکرم نور دین صاحب خوشنویس ربوہ	۳۱۳
۹۴	" مولوی عبد الواحد صاحب بھائی سیالکوٹی کراچی	۳۱۳
۹۵	" چوہدری غلام احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور	۳۱۳
۹۶	" غلام قادر صاحب نمبردار امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۳۱۳
۹۷	" مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ۔ کلکتہ	۳۱۳

درخواست دعا

محترمہ امتہ القیوم اسلم صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جھنگ صدر۔ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں -/۳۰۰ روپیہ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ میں نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرما کر مزید دینی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

(قسط اول)

مکرم و محترم جناب چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنے گرامی نامہ مورخہ ۱۹۔ مئی ۱۹۶۵ء میں چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"اصل میں وصولی میں کمی کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ احباب اس چندہ کو فرض چندہ نہیں سمجھتے۔ اس چیز کو ذہن نشین کرانے کے لئے مرکز سے الفضل میں بار بار تحریک ہونی چاہیئے۔"

ممکن ہے کسی دوسری جماعت کے احباب کو بھی یہی غلط فہمی ہو۔ لہٰذا تمام احباب کی اطلاع کے لئے خاکسار اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فیصلہ پیش کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے۔

"پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں۔ کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فیصد مقرر کرتا ہوں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۶۸)

آگے چل کر حضور نے اسی موقعہ پر فرمایا ہے۔

"مگر دس فیصد چندہ کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جو پندرہ فیصد چندہ دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو شخص پندرہ فیصد چندہ دیتا ہے۔ اس کا خدا کے پاس اجر ہے۔ اور ہم اس کے اجر کے رستہ میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے۔ انہیں ہم مجبور کریں گے۔ کہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۷)

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

ضرورت انسپکٹران مال تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید میں انسپکٹران مال کی تین اسامیاں خالی ہیں۔ ابتدائی تقرر کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار میٹرک پاس ہے۔ خاص تجربہ اور تقریر کی اہلیت رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ مشاہرہ ابتدائی -/۸۵ روپے ماہانہ بالمقطعہ ہوگا۔ اور ایک سال بعد استقلال پر تنخواہ ۲۰۰-۶-۱۷۰-۵-۹۵-۴-۱۳۰-۹۰ ماہوار کے گریڈ میں ہوگی۔

اپنی درخواستیں مقامی امیر / پریذیڈنٹ جماعت کی سفارش کے ساتھ ۱۵-۶-۶۵ تک وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ کو مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوا دیں نام۔ ولدیت۔ تعلیمی معیار۔ سابقہ تجربہ۔ ڈاک کا پتہ۔

درخواستوں کی وصولی کے بعد انٹرویو کا بلاوا ملنے پر امیدواروں کو اپنے خرچ پر ربوہ آنا ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تبادلہ والوداعی تقریب

چوہدری شاہ محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر ربوہ کا تبادلہ منصورہ والی ہو گیا ہے۔ اور ان کی جگہ شیخ مختار احمد صاحب نے ریلوے اسٹیشن ربوہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۲۳ مئی کو ریلوے اسٹیشن پر الوداعی چائے پارٹی ترتیب دی گئی جس میں مولانا ابوالعطاء صاحب چوہدری محمد صدیق صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ مولوی تاج دین صاحب پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم اے اور مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ چوہدری مبشر احمد صاحب نے تلاوت فرمائی۔ مولوی نور الحق صاحب نے چوہدری شاہ محمد صاحب کے حسن سلوک کی تعریف کی اور شیخ مختار احمد صاحب کو خوش آمدید کہا۔ خاکسار نے اپنے عملہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ چوہدری شاہ محمد صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا اور نئے سٹیشن ماسٹر شیخ مختار احمد صاحب نے تعاون کا وعدہ فرمایا۔ آخر میں مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا فرمائی۔

(خاکسار محمد داؤد اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سری نگر یکم جون۔ مقبوضہ کشمیر میں بغاوت کے خطرہ اور تو ڑ پھوڑ کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کے پیش نظر بھارت نے مزید ایک ڈویژن فوج ریاست میں داخل کر دی ہے اس طرح مقبوضہ علاقہ میں بھارتی فوجوں کی تعداد چار ڈویژن کے لگ بھگ ہو گئی ہے ان میں دو پہاڑی بریگیڈ بھی شامل ہے جو امریکی امداد سے پنج سالہ فوجی منصوبہ کے تحت اکتوبر ۱۹۶۲ء کے بعد قائم کیا گیا ہے

بھارت ریاست پر اپنی گرفت مضبوط بنانے اور عوام میں خوف و ہراس پیدا کرنے کے لئے دوسرے جو اقدامات کر رہا ہے ان میں بھارتی حکام اور پولیس کی جانب سے لوٹ مار بھی شامل ہے حال ہی میں سو پور اور کئی دوسرے قصبوں میں پولیس نے خود مسلمانوں کی دکانیں اور مکان لوٹے اور جب انھوں نے احتجاج کیا تو انہیں پیٹا گیا۔

قاہرہ یکم جون۔ حادثہ قاہرہ میں جاں بحق ہونے والوں کی یادگار کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ یہ یادگار قاہرہ کے قدیمی حصہ میں گوری قبرستان میں بنائی جا رہی ہے۔ تعمیر کا کام انتہائی تیز رفتاری سے کیا جا رہا ہے۔

قاہرہ میں پی آئی اے کے منیجر مسٹر انور خان نے بتایا ہے کہ انھوں نے یادگار کی تعمیر کے لئے چالیس کارکن بھرتی کئے ہیں جو دن رات کام کر رہے ہیں۔ یہ یادگار سنگ مرمر کی ایک لوح کی صورت میں ہوگی۔ اس پر قرآن مجید کی آیات۔ حادثہ کی تاریخ اور جاں بحق ہونے والوں کے نام لکھے جائیں گے۔ اس کے علاوہ قبروں کے چبوترہ کو مصری پتھر اور سنگ مرمر سے پختہ بنایا جائے گا۔

● **نئی دہلی** یکم جون۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے کالجوں اور سکولوں کے تمام نوجوان طلباء کو فوجی تربیت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے تحت فوری طور پر سکولوں اور کالجوں میں فوجی تربیت شروع کر دی جائے گی۔

● **قاہرہ** یکم جون۔ عرب ملکوں کے وزرائے اعظم کی پانچ روزہ کانفرنس ختم ہو گئی۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک مختصر بیان جاری کیا گیا ہے جس میں دو ٹوک الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ اردن کے سرحدی علاقے پر اسرائیل کی فوجی کارروائی سنگین خطرہ ہے۔ تمام عرب ممالک اس خطرے کا مل جل کر مقابلہ کریں گے اور انہوں نے فلسطین کو آزاد کرانے کا جو منصوبہ بنایا ہے اسے ہر قیمت پر کامیاب بنایا جائے گا۔ کانفرنس کے متعدد اجلاس خفیہ تھے۔

● **لندن** یکم جون۔ ملکہ الزبتھ مغربی جرمنی کے دس روزہ دورہ کے بعد کل واپس لندن پہنچ گئیں۔

● **برلن** یکم جون۔ مشرقی جرمنی کے حکام نے ساڑھے چھ لاکھ افراد کو مغربی سے مشرقی برلن آنے کے اجازت نامے جاری کئے ہیں۔

● **واشنگٹن** یکم جون۔ امریکہ کی وزارت خارجہ نے اردن کی سرحدوں پر اسرائیل کی طرف حملہ کی مذمت کی ہے۔

● **واشنگٹن** یکم جون۔ بھارت کے سابق وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ پاک بھارت تنازعات میں کسی بھی ملک کی ثالثی قبول نہ کی جائے۔

● **واشنگٹن** یکم جون۔ صدر جانسن نے کل امریکی کانگریس کے لیڈروں سے بین الاقوامی صورت حال پر تبادلہ خیالات کیا۔ اس موقع پر وزیر دفاع مسٹر ڈین رسک اور وزیر دفاع مسٹر میکنامارا نے جنوب مشرقی ایشیا کی سیاسی اور فوجی صورت حال کے متعلق رپورٹ پیش کی ہے

● **وارسا** یکم جون۔ پولینڈ میں عام انتخابات شروع ہو گئے ملک کے ۸۰ انتخابی حلقوں سے ۶۱۷ امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں ایک کروڑ ۵۰ لاکھ افراد ووٹ ڈالیں گے۔

ہُن کی برکھا:

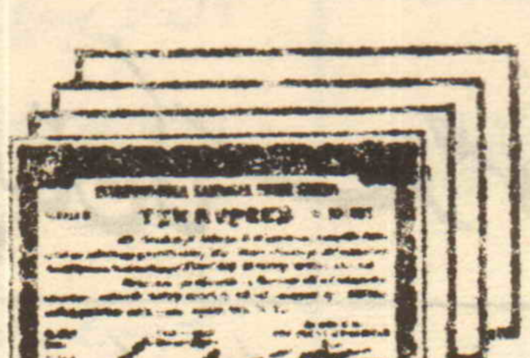

اب تک

۱۰ روپے والے انعامی بونڈ

۴۹۲۳۲ خوش نصیب لوگوں پر

ایک کروڑ اکیاسی لاکھ روپیہ

برسا چکے ہیں

اور ہُن کی یہ برکھا اب بھی جاری ہے..... اگلی قرعہ اندازی میں یہ رقم دو کروڑ روپے تک پہنچ جائیگی۔ کیوں نہ اس میں آپ بھی شامل ہوں؟

۱۵ جولائی کی قرعہ اندازی کے لئے آج ہی بونڈ خرید یئے۔

ہر تیسرے مہینے ۱۰ روپے والے انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ پر ایک سو روپے سے ۲۰ ہزار روپے تک کے ۱۳۶ گرانقدر انعامات دیئے جاتے ہیں۔

انعامی بونڈ

ہر منظور شدہ بینک اور ڈاکخانے سے ملتے ہیں

بچت کیجئے

درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ سخت بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو کامل و عاجل شفا عطا کر دے۔

(خاکسار محمد عبداللہ کارکن بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان

ماہ مئی ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔

براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس جون ۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

شیخوپورہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب مین بازار شیخوپورہ سے حاصل کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں تعمیر ہونے والی عظیم الشان جامع مسجد

اس کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت کے حصول کا نادر موقع

مرکز ربوہ میں جامع مسجد کی تعمیر کی تجویز کی مسرت افزا خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۶۵ء نے اس کی تعمیر کے واسطے مبلغ ۲ ½ لاکھ روپیہ کے تخمینہ کی سفارش کی تھی اس سلسلہ میں احباب کے علم میں قبل ازیں یہ بات آ چکی ہے کہ گزشتہ سال ایک مخلص دوست نے (جنہوں نے اپنے نام کا ظاہر کیا جانا پسند نہیں کیا تھا) ایک لاکھ روپیہ پیش کیا تھا۔ مشاورت مذکورہ کے تخمینہ کے زیر اثر انہی صاحب نے ایک خطیر رقم مزید پیش کر دینے میں سبقت حاصل کر لینے کی سعادت پائی ہے۔

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ بقیہ رقم کی فراہمی کے ضمن میں دیگر افراد جماعت کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ سابقوا الی مغفرۃ من ربکم کے فرمان کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے رب کی مغفرت سے سرفراز ہونے کے واسطے اپنے ایمان واخلاص کے جوہر دکھلائیں اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔

جماعت احمدیہ جس نے یورپ افریقہ وغیرہ ممالک تک میں مساجد کی تعمیر کی ہے۔ اس کے افراد بخوبی سمجھتے ہیں کہ مساجد کا قیام قوم کے لئے کس قدر برکات کا موجب ہے اور وہ اس امر سے آشنا ہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں عبادت کے واسطے خانہ خدا کی تعمیر کرنے والوں کو یہ عظیم الشان وروح پرور خوشخبری دی ہوئی ہے کہ من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہٗ بیتاً فی الجنۃ کہ جو شخص دنیا میں خدا کی خاطر مسجد تعمیر کرنے کی سعادت حاصل کرے مولا کریم جنت میں اس کے لئے ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔

پس ایک لازوال سکون بخشنے والا ابدی گھر حاصل کر لینے کی سعادت پانے والوں کے لئے یہ کتنی عظیم الشان خوشخبری ہے جو ہمارے مقدس آقا سرتاج المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور اس طرح اپنی امت کو رحمت خداوندی جذب کر لینے کے ایک نہایت ہی اہم ذریعہ سے آگاہی بخشی ہے اللّٰھم صلّ علٰی محمّدٍ و علٰی آل محمد۔ ایسے افراد کی خوش نصیبی کے کیا کہنے کہ جو محض خدا ہی کی خاطر پورے خلوص نیت سے دنیا میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے واسطے مساجد کی تعمیر میں کوشاں ہوتے ہیں۔ اور اس کا کوئی موقع بھی ہرگز ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ بعض جگہیں اور ان میں تعمیر ہونے والی مساجد اپنے اندر ایک خصوصیت اور تاریخی اہمیت رکھتی ہیں۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے جس میں حصہ پا لینے کی سعادت مل جانا ایک بہت بڑی خوش بختی ہوتی ہے جو بعد میں آنے والوں کو حاصل نہیں ہو سکتی۔

مرکز سلسلہ ربوہ میں تعمیر ہونے والی مسجد اقصےٰ بھی ایک ایسی ہی عظیم الشان اور تاریخی اہمیت کی حامل جامع مسجد ہے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرنے کا جو موقع دیا جا رہا ہے امید ہے کہ مخلصین اسے بھی اپنی خوش بختی تصور کریں گے اور جلد از جلد اور ایک دوسرے سے سبقت لے جا کر اس کے لئے اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں سے طوفان خیریت سے گزر گیا

ڈھاکہ ۲ رجون۔ گزشتہ دو روز سے مشرقی پاکستان کو جس طوفان کا خطرہ لاحق ہے وہ کل صبح نواکھالی اور باریسال کے ساحلی علاقوں سے گزر گیا اور اب شمال اور شمال مشرق کی جانب بڑھ رہا ہے۔ جن ساحلی علاقوں سے طوفان گزرا ہے وہاں سے کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

ڈھاکہ کے کنٹرول روم نے اس طوفان کے بارے میں کوئی تفصیلات مہیا نہیں کی ہیں صرف اتنا بتایا ہے کہ طوفان زیادہ شدید نہیں تھا۔ کاکس بازار کی اطلاع میں بھی کہا گیا ہے کہ طوفان زیادہ شدید نہیں تھا۔ اور سمندر کی لہریں معمول سے کچھ زیادہ اونچی نہیں جو غالباً سورج گرہن کی وجہ سے اونچی ہو گئی تھیں۔

کل جب ساحلی علاقوں سے طوفان گزر رہا تھا تو کومیلا۔ نواکھالی۔ اور باریسال کے اضلاع ایک بجے دوپہر تک صوبائی دارالحکومت سے کٹے رہے۔ ان اضلاع میں صبح سویرے جب طوفان آیا تو تیز ہواؤں کے سبب ٹیلیفون کا نظام خراب ہو گیا اس لئے نقصان کے بارے میں کچھ پتہ نہ چل سکا۔

منٹگمری ۲ رجون۔ پرجا سبھا کے ایک ممبر نے جو سوتنتر پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں کہا کہ ہندوستانی حکومت ہی رن کچھ کے بحران کی ذمہ دار ہے اس نے یہ جنگ عوام کی توجہ حکومت کی خامیوں سے ہٹانے کے لئے کھڑا کیا۔

ہندوستان نے اپنی ساری فوج پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر دی ہے

ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن اپنے ملک کے دفاع کے لئے ڈٹ کر لڑیں گے

راولپنڈی ۲ رجون۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ برصغیر پاک و ہند کی ترقی کا انحصار امن پر ہے۔ پاکستان اور ہندوستان جیسے غریب ملک جنگ کی عیاشی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ صدر مملکت نے ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ پاکستان بار بار امن کی دہائی دے رہا ہے۔ لیکن اس کے برعکس بھارت نے پاکستان کی سرحدوں پہ بھاری تعداد میں اپنی مسلح فوجیں جمع کر دی ہیں جس سے مجبور ہو کر پاکستان کو بھی دفاعی اقدامات کرنا پڑے ہیں۔ اس وقت دونوں ملکوں کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں جس نے صورتحال کو کشیدہ بنا دیا ہے۔ اگر بھارت نے جنگ شروع کی تو پاکستان ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔

صدر مملکت نے متنبہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی حکومت کشمیریوں پر جو مظالم ڈھا رہی ہے وہ ان کے جذبہ آزادی کو نہیں کچل سکتے کشمیری لیڈروں کو گرفتار کرتے وقت بھارت شاید بھول گیا تھا کہ اس طرح حریت پسندوں کی آواز کو نہیں دبایا جا سکتا۔ جب تک ہندوستان کشمیریوں کو ان کا حق خود اختیاری نہیں دیتا اور کشمیر کے تنازعہ کا تصفیہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دائمی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

ریاض ۲ جون۔ امریکہ نے سعودی عرب کی حکومت کو دس کروڑ ڈالر کا فوجی سامان مہیا کرنے کی پیش کش کی ہے۔

شیخ عبداللہ اور افضل بیگ کیلئے قید تنہائی

راولپنڈی ۲ رجون۔ حکومت ہندوستان نے شیخ عبداللہ اور ان کے رفیق کار مرزا افضل بیگ دونوں کی نظر بندی کو قید تنہائی میں بدلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں کشمیری لیڈر ۸ رمئی سے اوٹی جیل میں تھے۔ لیکن اب ہندوستان کی وزارت داخلہ نے حکومت مدراس کو ہدایت کی ہے کہ شیخ عبداللہ کو فوراً کوڈائی جیل میں منتقل کر دیا جائے۔ یہ جگہ مدراس کے جنوب میں واقع ہے۔

مشرقی پاکستان کی سرحد پر ہندوستانی فوج کی مسلسل فائرنگ

ڈھاکہ ۲ رجون۔ ہندوستانی فوج لاٹھی ٹیلہ کے علاقے میں مسلسل فائرنگ کر رہی ہے۔ پاکستانی علاقے پر فائرنگ کی ابتداء ۲ اور ۳ رمئی کی رات کو ہوئی تھی اس وقت سے ہندوستانی فوج کی فائرنگ بند نہیں ہوئی ہے۔ صرف ۲۹ اور ۳۰ رمئی کی رات ہی کو ہندوستانی سپاہیوں نے بارہ ہزار راؤنڈ چلائے ۳۰ اور ۳۱ رمئی کو اس علاقے میں ہندوستانی فوج کی فائرنگ جاری رہی ۲۹ رمئی کو ہندوستانی فوج نے دریائے موہاری کے آس پاس پاکستانی مزدوروں پر گولیاں چلائیں، اس کے بعد پاکستان کی سرحدی چوکی کی سمت میں بارہ ہزار کے قریب راؤنڈ چلائے۔ اس علاقے میں ۸ رمئی کو ہندوستانی سپاہی پاکستان کی حدود میں گھس آئے تھے اس کے بعد انہوں نے دریا پر کام کرنے والے پاکستانی مزدوروں پر فائرنگ شروع کر دی اس علاقے میں ان کی فائرنگ ۱۸ رمئی تک جاری رہی۔ ان اشتعال انگیزیوں پر آسام اور تری پورہ کی حکومتوں سے مشرقی پاکستان نے شدید احتجاج کیا ہے

حکومت پاکستان نے متنازعہ علاقوں میں امن کو تہ و بالا کرنے کی ان کوششوں کی طرف حکومت ہند کی توجہ دلائی ہے اور خبردار کیا ہے کہ ان جارحانہ اور اشتعال انگیز فوجی سرگرمیوں کے نتائج خطرناک ہوں گے۔

کراچی ۲ رجون۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے ممتاز روزنامے الجمہوریہ نے حکومت ہند کی پالیسیوں پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں حکومت کی باگ ڈور نہایت گھٹیا لوگوں کے ہاتھ میں آ گئی ہے اور اب اسے غیر جانبدار ملک بھی نہیں کہا جا سکتا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲